

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

منظوم ترجمہ پنجابی

قصیدہ غوثیہ

بپس خاطر فقرائے سلطانی

بہجارت قبیلہ حاجی غلام جیلانی سلطان دہلوی باریستہ باریستہ سلطان اجمہنگ

نشاء
عزیزہ کالونی
بِالْهُمَزِ

دندالہ روڈ، لاہور

(شاپورہ)

منظوم ترجمہ پنجابی

قصیدہ غفرانی

پیر خاطر فرائے سلطان

ناشر

بالمومنان عزیز کالونی ونڈالہ وڈ شاہدہ

گلمائے عقیدت

(۱) ہدیہ بخد مت قبلہ حافظ فیض سلطان و حاجی غلام جیلانی سلطان
سجادہ نشین دربار ہوسلطان جھنگ جن کی کیمیا اکیر نظر نے فقیر کو
اس عظیم کام کا عزم بخشا،

(۲) بنیت ثواب ارواح پر فتوح والد محترم فرزند علی قادری اور
والدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ جو آج بھی قبر میں میرے لیے دعا گو ہیں۔
(۳) اللہ رب العزت اس قصیدہ پاک کی برکت سے جملہ مومنین مومنات
مسلمین و مسلمات کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اپنی جوارِ رحمت میں
جگہ دے۔

(۴) خدا تعالیٰ ان فقیروں کو اجر عظیم عطا فرماتے جنہوں نے اس رسالہ
کی اشاعت میں دے دے سخنے کسی طرح بھی حصّہ لیا۔

(۵) یا غوث الاعظم اللہ یہ ہدیہ قبول فرمائیں۔
ح م العشق تو نہ امر و زگر فگار شمیم کہ گرفتاری مابا تو ز روز ازل است
فقیر الطاف حسین ایم اے ایل ایل بی

مقدمہ

از حکیم محمد موسیٰ امرتسری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله سيدنا

ومولانا محمد وآله واصحابه واوليائه اجمعين۔

سیدنا مولانا حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی

حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۵۵۶۱) کا ارشادِ گرامی ہے :

قدمی هذه على رقبة كل ولي الله

اس الہامی کلام کی تمام اولیائے وقت نے پر زور تائید فرمائی اور اکثر علماء و الیاء

امت نے اس امر پر اتفاق کیا کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرات صحابہ کرام

اور ائمہ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سوا، سب زمانوں کے اولیاء کرام کے سوا

ہیں، معاصرین، اولین اور آخرین، سب کے سب آپ سے فیض یافتہ ہیں اور آپ ہی کے تابع

ہیں۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ (م ۱۳۴۰ھ)

کا مسک بھی یہی ہے، فرماتے ہیں :-

نامہ زلف عدیل عبد القادر ناید بخت بدیل عبد الفت اور

منش گز اہل قرب جوئی گوئی عبد القادر مشیل عبد الفت اور

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے سب ادب رکھتے ہیں دل میں آقا شیرا

بقسم کتے ہیں شاہانِ صریفین و مستقیم کہ ہوا ہے ندلی ہو کوئی ہمت تیرا
اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کا اظہار اپنی متعدد تصانیف میں
کیا ہے مگر بعض حضرات نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے حضورِ غوثِ پاک کی صرف اپنے
ذمے کے ادبیار پر فضیلت مانی ہے اور بعض نے معاصرین و آخرین پر ان کا تفوق تسلیم کیا،
مگر اولین پر نہیں۔۔۔۔۔ رسالہ ”رمزِ خمریہ“ یعنی شرح قصیدہ غوثیہ، تالیف حضرت
عارفِ کامل محمد فاضل کلا نوری رحمۃ اللہ علیہ کے شروع میں بطور پیش لفظ زیرِ عنوان
”فائدہ“ ناشر نے حسبِ ذیل عبارت نقل کی ہے :

۱۵ حضرت ابو عمرو عثمان صریضین۔

۱۰۴۰) مرید وغیرہ حضرت شاہ عبداللطیف چشتی الہ آبادی ہیں، ان کا ترجمہ متعدد نذر درں میں موجود ہے۔ ان کے پیر شاہ عبداللطیف (حضرت شیخ عبداللطیف محدث و ملوی کے شاگرد تھے حضرت شاہ حبیب اللہ کی تصانیف میں تذکرۃ الاولیاء کا نام بھی ملتا ہے جس سے مراد غالباً سابق الاولیاء ہے، ملاحظہ ہو تذکرہ ملکی ہند، حقائق الحقیقہ، نزہۃ الخواطر، عبدالحکیم۔

شیخ احمد سرہندی قدس سرہ السامی (م ۱۰۳۴ھ) کا جو یہ قول نقل کیا ہے کہ "اس
 حکم مخصوص بادلیہ آں وقت است، اولیاً بر ما تقدم و ما تاخر ازین حکم خارج اند"
 اس سلسلے میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ امام ربانی قدس سرہ نے آخری ایام میں
 اس باب میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ اس قول کا نسخہ ہے حضرت شیخ محمد نے
 اینجا زندگی کے آخری ایام میں حضرت غوث اعظم کی افضلیت کو بیان کیا ہے اور اپنے
 آپ کو ان کا نائب لکھا ہے لہذا حضرت محمد و الع ثانی قدس سرہ کے ایک سابق قول
 کو پیش کرنا اور زیر بحث لانا غیر مناسب ہے لہذا اس مقام پر یہ قول "ن ہی کا سمجھا
 جائے جو ایسا عقیدہ رکھتے ہیں، اب آپ حضرت شیخ محمد کی وہ لڑائی تحریر ملاحظہ کیجئے
 جس میں حضرت غوث اعظم کی افضلیت در ہر عصر کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے :
 "وہ راستے جو اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچانے والے ہیں، دو ہیں، ایک وہ ہے
 جو قرب نبوت سے تعلق رکھتی ہے علیٰ اربابہا: الصلوٰۃ والسلام اور اصل ازاصل
 تک پہنچانے والی ہے، اس راہ سے اصل ہونے والے اصل میں تو انبیاء
 عظیم الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے صحابہ اور باقی ائمہ میں سے جس
 کو بھی اس دولت سے نوازیں اگرچہ وہ تھوڑے ہوتے ہیں بلکہ بہت ہی تھوڑے
 اور اس راہ میں تو سب حیل و ملت نہیں ہے، جو بھی ان وہلین میں سے فیض
 حاصل کرتا ہے وہ بغیر کسی ویسے کے اصل سے حاصل کرتا ہے اور کوئی بھی
 دوسرے کی راہ میں حاصل نہیں کرتا۔

اور ایک وہ راہ ہے جو قرب ولایت سے رکھتی ہے، اقطاب و اتاد
 اور بزرگ و نجباء اور عام اولیاء اللہ اسی راہ سے اصل میں اور راہ سلوک

اسی راہ سے عبارت ہے بلکہ جذبہ متعارفہ بھی اسی میں داخل ہے اور اس راہ میں توسط و حیلوت ثابت ہے اور اس راہ کے حاملین کے پیشواؤں و مزاروں اور ان کے بزرگوں کے منبع فیض حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں اور یہ عظیم الشان منصب ان سے تعلق رکھتا ہے، اس راہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر انبی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے طبعا و مادی تھے جیسا کہ آپ جسدی پیدائش کے بعد میں اور جس کو بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان ہی سے تعلق رکھتا ہے اور جب حضرت امیر کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب بالترتیب حضرت حسنین کے سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشر میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے مقرر ہوا اور ان بزرگوں کے زمانہ میں اور اسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کو بھی فیض اور ہدایت ملی ان بزرگوں کے ذریعہ اور حیلوت سے ملی اگرچہ وہ اقطاب و نجمائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور سب کے طبعا و مادی یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کرنا لازمی ہے یعنی اس کے بغیر چارہ نہیں یہاں تک کہ نوبت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ تک پہنچی اور جب اس بزرگوار تک نوبت پہنچی تو منصب مذکور آپ کے سپرد ہوا اور ائمہ مذکورین اور حضرت

شیخ کے درمیان کوئی بھی اس مرکز پر مشہود نہیں ہوا اور اس ماہ میں فیوض و برکات کا دھول جھین کو بھی ہوا خواہ واقطاب و نجباء ہوں، آپ کے واسطہ ہی سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ اور کسی کو مقرب نہیں ہوا، یہی وجہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے سہ

اقلت شمس الاولین و شمسنا

ابدًا علی افق العلی لا تغرب.

ترجمہ: ”پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج ہمیشہ بلند ہی کے کناروں پر رہے گا اور وہ کبھی غروب نہ ہو گا۔“ سہ

شمس سے مراد فیضانِ ہدایت و ارشاد کا آفتاب ہے اور اس کے غروب ہونے کا مطلب فیضانِ مذکور کا عدم ہے اور جب حضرت شیخ کے وجود سے وہ معاملہ جو پہلے لوگوں سے تعلق رکھتا تھا فقیر ہوا اور شد و ہدایت کے دھول کا واسطہ ہوئے جیسا کہ ان سے پہلے کے بزرگ تھے اور پھر یہ بھی ہے کہ جب تک فیض کے توسط کا معاملہ قائم ہے ان ہی کے وسیلہ سے ہے تو لازماً درست ہوا کہ :

اقلت شمس الاولین و شمسنا الخ

سوال :- یہ حکم مجدد الف ثانی سے ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ مجدد الف ثانی کے ماضی کے بیان میں بلد ثانی کے ایک مکتوب میں درج ہوا ہے کہ جو کچھ بھی فیض کی قسم سے اس مدت میں امتوں کو پہنچتا ہے اسی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اگرچہ وہ اقطاب و

سہ منظوم ترجمہ از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ

سورج انکوں کے چلتے تھے چمک کر ڈوبے افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

اوتاد ہوں یا نجبار و بدلاہ وقت !

جواب :- میں کہتا ہوں کہ مجدد الف ثانی اس مقام میں حضرت شیخ کے نائب
مناب میں اور حضرت شیخ کی نیابت ہی سے یہ معاملہ اس سے (مجدد الف
ثانی سے) وابستہ ہے، جیسا کہ کہا ہے :

نور القمر مستفاد من نور الشمس

(چاند کا نور سورج کے نور سے مستفاد ہے)

مذا کوئی استحالة و اشکال نہ رہا ملے

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اس حقیقت کو ذرا اختصار کے ساتھ
رسالہ مکاشفات غیبیہ میں بھی بیان کیا ہے، فرماتے ہیں :

”باید دانست کہ واصلاح ذات ازیں بزرگواراں کہ بہ افساد
مطب اندیز اقل قلیل اندوا کا بر صحابہ وائمہ اثنا عشر از اہل بیت رضوان
اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بایں دولت فائز اندوانا کا بر اولیا مائے قطب،
غوث الثقلین قطب بانی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی است قدس سرہ
تعالیٰ سرہ الا قدس بایں دولت ممتاز اند و دریں مقام شان حاصل زند
کہ اولیا بر دیگر ازاں خصوصیت قلیل النصیب اند مہیں اختیار فضلے باعث
ملو شان ایشان شدہ است فرمودہ اند قدھی ہڈم علی رقبة
کل ولی اللہ اگرچہ دیگر اں را ہم فضائل و کمالات بسیار است

اما قرب ایشان بآن شخصیت ازجہ زیادہ تر است در عروج و بآل کفایت
کے یہ ایشان نمی رسد، با محاب و انجمن شاعرین باب شش رک اند
ذالک فضل اللہ یؤتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

حضرت شیخ سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۵۳) نے علامۃ المعارف
و نکات الاسرار میں وہی کچھ تحریر فرمایا ہے جو ان کے مرشد ارشد حضرت امام ربانی
قدس سرہ نے بیان فرمایا ہے۔

سید عالم نقشبندیہ مجددیہ کے فاضل اجل بزرگ حضرت شاہ فقیر اللہ ملوی
شکار پوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۵) نے افضلیت غوث پاک رضی اللہ عنہ پر
منایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے، کوئی پہلو تشہد نہیں چھوڑا اختتام بحث
پر رقم فرماتے ہیں :

”پس ثابت شد حکم کشفاً قطعا بر ثبوت قدم مبارک بر فوق رقاب
جمع اولیا کرام اولین و آخرین قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم و از جمیع ماذکر
دانستہ باشی۔“

حضرت شیخ مجدد و قدس سرہ کے منقرضہ الصد و مکتوب شریعت پر اکثر علماء و
مناخ نے توجہ نہیں کی لہذا اولیا متقدمین و متاخرین پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی فضیلت کے بارے میں شوش رہے۔

علامہ مکاتبات غیبیہ، علیہ کراچی، ص ۱۰

علامہ مکتوبات شاہ خدایہ ملوی نقشبندی شکار پوری، علیہ لاہور، ص ۱۰ مکتوب نمبر ۱۰۹

الحاج محمد عارف رضوی ضیائی بیان کرتے ہیں کہ سیدی حضرت مولانا ضیاء الدین احمد صاحب قادری رضوی مہاجر مدنی رحمہ اللہ العالی نے دو تین مرتبہ فرمایا کہ پنجاب کے ایک مشہور نقشبندی بزرگ نے مجھے کہا کہ ہم اولیاء متقدمین متاخرین پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی فضیلت نہیں مانتے، اس پر میں (حسرت مدنی) نے حضرت مجدد العارف ثانی قدس سرہ کا یہ مکتوب ان پر صاحب کو پڑھوایا تو فرمانے لگے کہ پورے مرسال سے میں اس غلط خیال میں مبتلا رہا مگر اب میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں، حضرت محمد نے جو فرمایا ہے، وہ حق ہے۔ ان پر صاحب علیہ الرحمۃ کا رجوع فرمایا ان کی انسانی عظمت کی دلیل ہے۔

اس مکتوب شریف کا مظلومانہ کرنے کی وجہ سے بعض لوگ اس مؤرخین میں بھی مبتلا رہے کہ حضرت مجدد العارف ثانی قدس سرہ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت دورِ عصر اکبر بھی تسلیم نہیں کیا تھا جیسا کہ شاہ حبیب اللہ احشتی کی اس تحریر سے ظاہر ہے جو ابتداء میں درج ہو چکی ہے مقام حیرت ہے کہ یہ مکتوب ان فضلا کی نظر سے کیوں اوجھل رہا ؟

مخلی سلسلہ نقشبندیہ حضرت مولانا محمد عبدالحسین جامی قدس سرہ السامی دم ۸۹۸ء نے اس سلسلہ میں متعدد بزرگوں کے کشف نقل فرمائے ہیں، ان میں سے ایک بزرگ کی کشفی شہادت درج ذیل ہے :

”شیخ ابو سعید قلیومی گتہ کرچول شیخ عبدالقادر گتہ قدمی مقدم علی رقبہ کمال ولی اللہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بر دل و سہجی کر دور بر دل شہ

صلی اللہ علیہ وسلم بردست طائفہ از ملائکہ مقربین محض اولیا بہ متقدّمین و متاخرین
 کہ انجا حاضر بودند، احیاء باجساد خود و اموات بارواج خود غلطی دروے
 پوشانیدند و ملائکہ در حال غیب مجلس ویرا در میان گرفتہ بودند و مقننا در
 ہوا ایستادہ بودند، بروی زمین هیچ دلی نمادنگہ کہ گردن خود را پست کرد و
 بعضی گفتہ اند کہ یک کس از عجم تواضع نہ کرد و حال و سہ ازوے متواری
 شد۔

ترجمہ: "جس وقت حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ
 "میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے" اس وقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے
 ان کے دل پر ایک تہی ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملائکہ
 مقربین کی ایک جماعت کے ہاتھ ان کے پاس ایک علت آتی جو اولیاء متقدّمین
 متاخرین کی موجودگی میں انہیں پسائی گئی، زندہ اولیاء تو اپنے اجسام کے ساتھ
 حاضر تھے اور جو وصال پا چکے تھے ان کی ارواح موجود تھیں اور قوت ساکنہ اور حالی
 غیب نے اس مجلس کو گھیرے میں لیا ہوا تھا اور ہوا میں صحت بستہ کھڑے تھے
 اس وقت روئے زمین کا کوئی ایسا دلی نہ تھا جس نے اپنی گردن کو نہ جھکا دیا ہو،
 مگر ایک عجمی نے تواضع سے کام نہ لیا تو اس کا حال محو ہو گیا یعنی اس کی ولایت
 سلب ہو گئی۔"

مولانا جامی نے یہ روایت بحجۃ الاسرار سے لی ہے، ملاحظہ ہو مولانا طبع مصر۔

حضرت غلیظ بن یحییٰ کی قدس سرہ کا ایک خواب حضور غوث الثقلین کی
جلاالتِ شان کی زبردست دلیل ہے۔ موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پر نور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی کہ
شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں قدمی حنظلہ علی رقبۃ کل ولی
اللہ۔ حضور نے ارشاد فرمایا صدق الشیخ عبدالقادر کیعت لا
وهو القطب وانا رعاہ ۱؎

”یعنی شیخ عبدالقادر نے سچ کہا اور وہ کیوں سچ کہیں کہ غوث قطب میں اور میں
ان کا نگہبان ہوں“ ۲؎

یاد رہے کہ انبیاء کرام و اولیاء عظام کے رؤیا بیداری کا حکم رکھتے ہیں حضرت
شاہ فقیر اللہ علوی شکار پوری لکھتے ہیں :

”پیشیدہ نیست بر ذوی العرفان والا انکان کہ رؤیائے انبیاء و اولیاء و
حکم یقلاست حتیٰ کہ اگر پیغمبر سے مامور شوند در خواب واجب می گردد بر ایشان
امثال بات و اگر از پیغمبر سے منہی کردہ شوند لازم می گردد بر ایشان اجتناب
اذاں چنانکہ در سیرایشان مُعین است“ ۳؎

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نقشبندی (م ۱۱۷۶ھ) نے سلسلہ عالیہ
قادر یہ اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی فضیلت کو اپنے مخصوص انداز میں بیان

۱؎ بحوالہ علامہ سیدنا الزمزم القرینی فی القرب من المرید اذا علی حضرت بریلوی، طبع لاہور، ص ۲۵۰۔

۲؎ حکوبات شاہ فقیر اللہ علوی، ص ۲۵۰۔

فرمایا ہے :

”دراولیا براست واصحاب طرق افری کسیک احمد تمام راہ مجذب باگد
وجہ باصل را بر نسبت میل کردہ است و در انجا بوجہ اتم قدم زدہ است
حضرت شیخ مخی الدین عبدالقادر جیلانی اندولند اگشت اندک ایشان در قبر
نمود مثل احیاء تصرف می کنند“ ۱

ترجمہ : ”اولیائے امت اور ارباب سلاسل میں سے راہ جذب کی تکمیل کے
بعد جو اس نسبت و ایسی کی طرف سب سے زیادہ مائل اور اس مرتبہ پر
بدرجہ اتم فائز ہوئے ہیں وہ حضرت شیخ مخی الدین عبدالقادر جیلانی ہیں۔ اسی
نے (مشائخ) نے کہا ہے کہ وہ اپنی قبر میں احیاء و زندوں کی طرح تصرف
فرماتے ہیں۔“

شاہ ولی اللہ تعفیات میں لکھتے ہیں :

”لقطۃ للطریقۃ القادرۃ والنقشبندیۃ والحششیۃ
خاصیۃ علی حدتها قال القادرۃ قومیۃ من الاولیۃ
والروحانیۃ وان کان التعلیم من الشیخ ظاہر ولھا
قدم الارقباط بالشیوخ وتوجب المشائخ الی الطالب
لیست لغیرھا وذلک ظاہر لان الشیخ عبد القادر
شعبۃ من السریان فی العالم وذلک انہ لعمامات صابر

بہیستہ السلا الاعلیٰ والطبع فی الوجود الساری
فی العالم کلہ فحصل من هذا الوجه روح
فی طریقتہ : ۱

ترجمہ : "سلسلہ قادریہ نقشبندیہ اور چشتیہ کی الگ الگ خاصیت بھی
گئی ہے سلسلہ قادریہ میں اگرچہ تعلیم بہ ظاہر شاخ ہی سے ہوتی ہے تاہم یہ
سلسلہ طریقہ اویسیہ روحانیہ کا مظہر ہے۔ اس سلسلہ میں مشائخ کے مابین
تعلق اور مشائخ کی توجہ طالب کی طرف اس قدر ہوتی ہے کہ دوسرے
سلاسل میں نہیں پائی جاتی اور یہ امر ظاہر و غیاں ہے۔ اس کی وجہ یہ
ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو عالم میں ارشاد نفوذ کا ایک
خاص مقام حاصل ہے اس لئے کہ انہیں وصال کے بعد ملا اعلیٰ کی بہیستہ
م حاصل ہو گئی ہے اور ان میں وہ وجود منعکس ہو گیا ہے جو تمام عالم میں
جاری و ساری ہے لہذا ان کے طریقے و سلسلہ قادریہ میں بھی ایک
خاص روح اور زندگی پیدا ہو گئی ہے۔"

شاہ فقیر اللہ علوی نقشبندی شکار پوری سلسلہ قادریہ اور قادریوں کی
فضیلت و افضلیت بیان کرتے ہوئے میدان سلسلہ قادریہ اور دیگر سلاسل میں
فسلک لوگوں کے لئے نہایت مفید ہدایت لکھ گئے ہیں، فرماتے ہیں :
"فضل طریقہ علیہ قادریہ بر جمیع طرق و فضل تابعان او بر تابعان جمیع

طریق، چہ فضیل تابع بہ فضیل متبوع است و قد قال اللہ تعالیٰ
 حکمت خیر امتہ اخرجت للناس و از یہی جائز ہر گز دید کہ
 مرید طریق علیہ قادریہ را با وجہ و مرشد قادری نشاید کہ ارادہ استفادہ از
 طریق دیگر کند چہ اصحاب طریق دیگر بتوسط شریعت حضرت غوث الثقلین
 استفادہ می نمایند و در اول و آخر کار بتوسط جناب ایشان فتح باب می یابند
 اگر چہ اقطاب وقت و مجاہد ساحت باشند پس اصحاب طریق دیگر اگر
 استفادہ از طریقہ علیہ قادریہ نمایند در حق ایشان سبب مرید فیض
 نخواہد بود " لہ

خلاصہ یہ کہ سلسلہ قادریہ کو سب سلسلوں پر فضیلت حاصل ہے اور اس
 سلسلے کے مریدین دیگر سلاسل کے مریدین پر فوقیت رکھتے ہیں، اس لئے کہ
 تابع کی فضیلت متبوع کے سبب ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حکمت خیر
 امتہ اخرجت للناس (تم بہتر موان سب استوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں)
 سلسلہ قادریہ کے مرید کے لئے نامناسب ہے کہ وہ کسی اور سلسلہ کے پیروے
 روحانی استفادہ کرے اس لئے کہ تمام سلاسل کے مشائخ حضور غوث پاک رضی
 اللہ عنہ کے وسیلے سے فضیلت ہوتے ہیں اور اول و آخر ان ہی کے طفیل ان پر
 در معرفت دا ہوتا ہے، اگرچہ وہ اقطاب و مجاہد وقت ہوں۔ ہاں دیگر سلاسل
 کے لوگوں کا سلسلہ قادریہ کے مشائخ سے استفادہ ان کے لئے فیض

کی زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔

مولانا قاری شاہ محمد سیماں پھلوار دیہی چشتی قادری (۱۳۵ھ) فرماتے ہیں:
 "اے عزیز! تم میری قوارینج اولیا اس زمانے تک کی پڑھ جاؤ، دیکھو
 کتنے طریقے پیدا ہوئے، پھر ان کا رد و ثبوت ہو، مگر کیا بریں اس کا اجرا مسدود
 ہو گیا بخلات ہمارے طریقہ شیخ عبدالقادر رشتی اللہ عز کے کہ وہ تمام طرق
 اولیا میں سما گیا اور ہر طریقے میں اس کی زندگی اور ہر شجرے میں اس کی
 تازگی ہے، ہندوستان ہی کے موجودہ طرق و سلاسل کو دیکھ لو، کوئی طریقہ
 اس کی آمیزش (فیض اسے خالی نہیں) والہ اللہ علی ذلک" ملہ

شیروانی حضرت میاں شیر محمد شرف پوری رحمۃ اللہ علیہ (م، ۱۳۴ھ) یا شیخ
 عبدالقادر رشید اللہ کا وظیفہ پڑھا کرتے تھے اور ان کی مسجد کی محراب میں بھی یہ مبارک
 جملہ لکھا ہوا تھا۔ آپ کے ایک مرید مولوی حکیم مظفر حسین قریشی فاروقی ساکن اجٹکے
 ضلع گوجرانوالہ نے اس سلسلے میں اپنے خدشات کا اظہار بذریعہ مکتوب حضرت
 میاں صاحب سے کیا تو انہوں نے جو مختصر جواب دیا وہ قابلِ توجہ ہے، وہی
 ہو گا۔

"بر حال شکر اور ذکر، فکر، عبرت ضروری ہے، سو اچ کل مغل ہے،
 اس دوسرے (یا شیخ عبدالقادر رشید اللہ کے بارے میں خدشہ) میں پڑنا زیبا
 نہیں، غریب تو پڑھا کرتا ہے، بلکہ کل دلی اللہ سے امداد لینا جابر ہے، آپ
 کا دل چاہے تو خیر پڑھا کریں۔

حضرت میرزا محمد الدین حضرت شیخ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ
 عجیب ہر ذی توحید میں فنان تھے، اس لئے جو لوگ ان کو یاد کرتے ہیں انہوں
 کو خداوند کریم کی محبت کامل ہو جاتی ہے، اخیر سب کا رجوع رب کریم کی
 جانب ہے فالقلم خیر حافظا و هو ارحم الراحمین۔
 آپ کا وجود غیر خدا سے نہیں ہلکا ہے، اس کا ثبوت قادری قلندروں سے
 لیں اگر کوئی نہ پڑھے تو غیر خداوند کریم کی سنت جاری ہے ہر ایک کا ایک
 کام پیر دیکھا ہے جیسا ہر اک چیز سے کام لیا جاتا ہے ویسا ہی ہے ۔

حضرت عوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسی ذات گرامی ہے کہ ان کی
 بارگاہ اقدس کی ادنیٰ سی گستاخی بھی موجب خسران و فذلان ہے۔ اکابر اولیاء اللہ
 سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لاڈلے فرزند کا خایت درجہ ادب کرتے
 ہیں اور جو اس بارگاہ عالی کے نزدیک نہیں ہیں، انہیں رو عایت سے کوئی
 علاقہ نہیں اور دین و دنیا کے سخت گھاٹے میں ہیں۔ بارگاہ غوثیت مآب کی بے ادبی
 کے انجام کے سلسلے میں سلطان پاشا حضرت خواجہ خواجگان سید نظام الدین اولیاء
 محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۷۲۵ھ) کی ایک روایت ملاحظہ ہو،

”ایک شخص حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ العزیز کی خانقاہ میں
 آگیا۔ اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ خانقاہ کے دروازے پر پڑا ہے اور اس
 کے ہاتھ پاؤں بوجھے ہوئے اور خراب حالت میں ہیں۔ آنے والا شخص

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دروازے پر پڑے ہوئے اس آدمی کا ذکر کیا اور حضرت شیخ سے دعا کی درخواست کی حضرت شیخ نے فرمایا خاموش رہو، اس نے بے ادبی کی ہے۔ آنے والے شخص نے پوچھا کہ حضرت! اس نے کیا بے ادبی کی ہے؟ حضرت شیخ نے فرمایا کہ وہ ابداً میں سے ہے، کل اُس قرب پر فائز کے مطابق کہ ابداً کو بخشی گئی ہے، وہ اپنے دو ساتھیوں کی معیت میں ہوا میں اڑ رہا تھا جب وہ تینوں اس خانقاہ کے قریب پہنچے تو اس کا ایک ساتھی اڑتے ہوئے خانقاہ سے ایک طرف ہٹ گیا اور ادب کے طور پر خانقاہ کی دائیں جانب سے نکل گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی بھی اڑتا ہوا خانقاہ کی جانب سے نکل گیا، اس نے بے ادبی سے خانقاہ کے اوپر سے گزرنا چاہا لہذا نیچے گر گیا۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی رحمت و عظمت اور ان کے سلسلہ عالیہ کی فضیلت و افضلیت کا بڑا دیار اللہ کے کلام سے اس نے واضح کی گئی ہے کہ زمین کرام پر یہ واضح ہو کہ قصیدہ شریف جس عظیم و جلیل بزرگ اور سرور بادیاہ کا کلام ہے وہ حضور پر نور سرور عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم کا لاڈلا میا اور نائب ہے اور سرکار بد و جہاں سید انفس و جہاں اس کے ہر دم محافظ و نگہبان ہیں لہذا اس کا کہا اللہ کا کہا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود گر سچ از خلق مبداء بود

قصیدہ غریہ یعنی غوثیہ کے بارے میں بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ حالت
 سکر کا کلام ہے مگر جناب کے مایہ ناز عالم اور مشہور ولی اللہ حضرت ابو القاسم محمد قاسمی
 قادری شاہی قدس سرہ (م ۱۱۵۱ھ) نے قصیدہ غوثیہ کی لاجواب بی مثال
 عربی شرح بیان الاسرار میں بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہے :
 "قصیدہ غوثیہ کلام محسوب ہے اور اس میں سکر کا شائبہ تک نہیں ہے۔"
 اعلیٰ حضرت فاضل ربیلوی قدس سرہ بھی آپ کے کلام کو سکر سے پاک سمجھتے ہیں۔
 فرماتے ہیں :

"رب غزوہ جل نے حضور کو شیطیات سکر سے محفوظ رکھا اور حضور کے
 اقوال و افعال و احوال و اعمال سب کو احیائے قوت و اقتضائے سنت کا
 مرتبہ بخشا نہیں کہتے جب تک کہ لوگ نے دعائیں اور نیل کر کے جب تک
 اذن نہ پائیں"۔

قصیدہ غوثیہ کی حضور غوث پاک سے نسبت کے بارے میں بعض کو باطلی لوگوں
 نے شک کا اظہار کیا ہے اور بعض نے اپنی جہالت کی بناء پر اس کی عربی پر اعتراضات
 کئے ہیں، ان اعتراضات کے مسکت جوابات اعلیٰ حضرت فاضل ربیلوی نے رسالہ
 الزمزمۃ القمریہ میں دئے ہیں، محققین یہ علمی رسالہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس قصیدہ مبارکہ
 کی نسبت کے بارے میں حضرت مولانا محمد اعظم قادری نوشاہی علیہ الرحمۃ مدفون

میر و وال کی تقریر نہایت دلچسپ ہے ، وہ ہر خطا ۔

”بعض لوگ جب کسی کلام کے معنی نہ سمجھ سکتے ہوں تو وہ اس کے کلام نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کا ثبوت مانگتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کا کیا کیا جائے۔ ثبوت نسبتی و طرح پر ہے ۔

۱۔ کوئی اپنا کلام ہونے کا دعویٰ کرے ۔

۲۔ کئی سو سال سے ماسخین اور صادقین بلا خلاف اس کلام کو کسی بزرگ کی طرف منسوب کر رہے چلے آئے ہوں ۔

فقہ اکبر ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ایک وجہ سے قرآپ کی ثابت نہیں البتہ ایک زمانہ ان کی طرف منسوب کرتا ہے اگرچہ بعض محققین مخالفت میں جاتے محمد بن اسماعیل بخاری صرف شہرت کے لحاظ سے بلا خلاف ان کی تسلیم کی جاتی ہے ، لیکن دوسرا ثبوت نہیں کیونکہ انہوں نے مثل دیگر مستغنیہ الفتن یا حششت یا اور کچھ ایسا نہیں کہا۔ جامع کے بعض نسخوں کے شروع میں قال الامام الاکمل ہے سو یہ ان کے کسی شاگرد کا لکھا ہوا ہے ۔

غیرہ الطالین دونوں وجہ سے جناب عالی کا کلام ثابت نہیں کیوں نہ ان کا اپنا دعویٰ ہے نہ اس کی آپ سے نسبت اتفاقی ہے مگر قصیدہ شریفہ کا آپ کا کلام ہر نام ہر دو وجہ ثابت ہے ، اپنا دعویٰ فرماتے ہیں :

انا العبد علی محمد الدین امی و اعلامی علی داس الجبال

پھر زیادہ توضیح کے لئے ،

انا الحسنی والمصدق عقیقی وادامی علی حق الرجال

پھر اس سے بھی زیادہ تشریح کے لئے ،

وہب القادر المشور اسے وحیدی صاحب العین الکمال

نسبت شہرت ، شہرت کی یہ حالت کہ کسی کو بھی مجال بنیافت نہیں تھا پست

صاحبان کشف والہام ، دامل باللہ ، مقربان بادشاہیت اور ملائے حقین

آپ کے مرید ، حلقہ نشین جو سب عالم فاضل ، عارف ، محدث ، فقیہ ، اولیاء

اللہ تھے اور ان سے فیض لینے والے اور غلامی باطنی نسبت پانے والے

مثلاً ایک سرے پر مولیٰ بن یوسف بن جبریل شمسونی نور الدین ابوالمصنف

ہجرت الامراء ، اور وسط میں عارف نامی مولانا عبدالرحمن جامع مصنف شرح

کافی مشہور ، شرح ملا ، اور دوسرے سرے پر حضرت شیخ عبدالغنی محدث

دہلوی جیسے پڑھتے پڑھاتے اور ماتھے اور منواتے چمے آئے ہیں ، قصیدہ

آپ کا قصیدہ ہونا تو حقہ توان و شہرت سے آگے ہے ، پھر ایسے دوسرے

اور شہرت نسبت بلا خلاف پر شک ہو تو بہت سی دینی کتابیں جو مصنفوں کی

جلالت قداد و نور بای علمی و علمی پر تسلیم کی جاتی ہیں ، ان کی طرف نسبت

سے گرجائیں گی ، فافہم وانصف والا فابک : لے

میں اس سلسلے میں صرف اتنا عرض کر دوں گا کہ قصیدہ شریف کے بے مثال

افراد اس امر پر شاہد عادل ہیں کہ یہ سرکار غوثیت مابک کلام ہے

قصیدہ غوثیہ کو جس طرح زمانہ قدیم سے اولیاء اللہ پڑھتے اور پڑھوانے آئے ہیں اسی طرح اس نورانی کلام کے رموز و غوامض کو سمجھنے، سمجھانے کی خاطر جلیل القدر علماء کرام اور اولیاء عظام اس کے تراجم و تشریح لکھنا باعث سعادت سمجھتے رہے ہیں، اور یہ سلسلہ لاتناہی ہے۔ اس موقع پر صرف چند تشریح و تراجم کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

- ۱۔ شرح قصیدہ غمریہ (فارسی، غلطی)، تالیف علامہ شیخ فضل اللہ بن وزہبان، مصنف سلوک الملوک (م ۹۲۷ھ) مخزنہ اکادمی علوم لیبین گراڈ (روس)، نمبر ۲۱۳۵-۵ (۲۵۹۸ ت) مکتوبہ ۱۲۹۹ھ (۳۸۱ پ، ۵۶۱ پ)۔ ۱۔
- ۲۔ رموز غمریہ شرح قصیدہ غوثیہ (فارسی)، از عالم ربانی محمد فاضل کلا نوری، صفحات ۴۴، مطبوعہ مطبع صبح صادق مینا پور، سال تصنیف ۱۱۰۸ھ، سن طباعت ۱۳۰۶ھ، یہ تشریح مولانا عبد القادر بدایونی (م ۱۳۱۹ھ) ابن حضرت علامہ مولانا افضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ) کے ایما سے طبع ہوئی اس شرح کے متعلق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

”مولانا محمد فاضل کلا نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معاصر سید علامہ سیدی احمد حموی صاحب غرر العیون والبصار شرح الاشباح والنظائر نے اس کی شرح (قصیدہ غوثیہ) سنی، ہر رمز غمریہ لکھی اور اس میں ہر لفظ و معنی سے اس قصیدہ کے کلام پاک بہ حضور قرآن صاحب لولا کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم

ہونے کی شہادت دی ۔ ۱

۳۔ قصیدہ غوثیہ مکریم پنجابی ۱۔ حافظ رانجنا بڑنوکوار، حیدرآباد کے مشہور عالم و محدث تھے۔ نے تقریباً ۱۱۰۹ھ میں قصیدہ غوثیہ کا پنجابی نظم میں ترجمہ کیا جو غالباً ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ قصیدہ مبارک رکاوے متلوم ترجمہ مجموعہ و خلافت ترجمہ حافظ رانجنا بخوردہ میں شامل ہے۔ یہ نادر خطی مجموعہ صاحبزادہ سبط الحسن ضعیف صاحب کے ذاتی کتب خانے میں محفوظ ہے۔

۴۔ بیان الاسرار فی شرح القصیدہ للشیخ سید عبدالقادر جیلانی (عربی) از حضرت ابو الفرج محمد بن فضل الدین بٹالوی (م ۱۱۵۱ھ) بخط غلام رسول مرید مصنف مصنفات ۳۳۰، مسطورہ ۲۰، تقطیع ۵۰ × ۱۰، ۹، مخزومہ ذخیرہ مولوی شمس الدین مرحوم مغفور (م ۱۳۸۷ھ) تاجر کتب دارہ لاہور۔

نوٹ ۱۔ یہ مخطوطہ مولوی صاحب کی وفات کے بعد کراچی میں زید محمد قتل ہو گیا ہے۔ بیان الاسرار قصیدہ غوثیہ کی نہایت مبسوط علمی شرح ہے اور شاید اس سے بہتر آج تک کوئی شرح نہیں لکھی گئی۔ اس نادر و نایاب شرح کا اردو ترجمہ دربار قادیان فاضلہ، فاضلیہ کالونی لاہور کی طرف سے شائع ہو چکا ہے مگر کسی اہل علم کو دیکھنا نصیب نہیں، خدا جانے اس فیض کو محدود و محدود رکھنے میں کیا مصلحت ہے؟

۵۔ شرح قصیدہ غمریہ غوثیہ (فارسی) از فخر المحدثین سید شاہ محمد غوث قادر علی لاہوری (م ۱۱۵۲ھ) — یہ مختصر شرح بڑے عالمانہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ اس

کے خطی نسخے متعدد لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ اس کے دو خطی نسخے اکادمی علوم،
لینن گراڈ (ریکس) میں بھی موجود و محفوظ ہیں۔ لے

یہ شرح لاہور کے مشہور مولیٰ بزرگ پیر عبدالغفار شاہ خط کشیدی علیہ السلام
(۱۳۴۲ھ) خطیبیہ امام مسجد کبیرہ کشمیری سادھواں لاہور نے ۱۳۲۹ھ میں طبع کرائی تھی
یہ شرح دیگر چند رسائل کے ساتھ شافعی کی گئی ہے۔ اس مجموعہ شرح کے کل صفحات
بارہ ہیں۔

۶۔ شرح قصیدہ غوثیہ، تصنیف محمد بن لایب محمد شیرازی؛ نوشتہ ۱۲۹۹ھ
مخزنہ اکادمی علوم، لینن گراڈ ۱۲۳۵-۵ (۲۵۹۹ت)۔ لے
۷۔ شرح قصیدہ غوثیہ، ابو مولانا غلام رسول علیہ السلام۔

مولانا محمد غلام قادری نوشاہی نے اس شرح کا یوں تعارف کرایا ہے :
”گزشتہ صدی کے آگے پہلے حضرت علامۃ الدجہ مادی فروع و اصول
مولانا غلام رسول صاحب قدس سرہ ساکن ٹانڈا علیٰ پرستیار پور نے قصیدہ
شرعیہ کی ایک بہت عمدہ شوق لکھی ہے جو باریک قلم کی لکھی ہوئی گلستان کے
جلم کی ہے۔“ لے

مولانا موصوف نے یہ نہیں لکھا کہ یہ شرح قلمی ہے یا مطبوعہ :

لے اکبر شکیں ۱۳۴۶ھ - بحوالہ فہرست نسخہ خانے خطی فارسی جلد دوم، ص ۱۷۴۵۔

لے ایضاً ایضاً

لے بحوالہ فہرست نسخہ خانے القصیدۃ الغوثیہ، ص ۱۴۰

۸۔ الزمزمۃ القریبۃ فی الذب عن الخمریہ : تصنیف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا

خال قادری بریلوی قدس سرہ : صفحات ۴۰ ، سن تصنیف ۱۳۰۶ھ

یہ رسالہ متعدد مطابع کی طرف سے شائع ہو چکا ہے ، اس میں قصیدہ متبرکہ کی

مبتدا اور اس کی حریت کے بارے میں لاجواب بحث ہے اور آخر میں قصیدہ

شریفہ کا مظلوم ترجمہ و تشریح ہے۔

۹۔ قصیدہ نوشیہ : مترجم اردو ، جو قصیدہ بردہ کے ساتھ مطبع غزنی

معروف بہ احمدی دہلی سے باہتمام سید ظہیر الدین عرف سید احمد ربیعہ حضرت

شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ (م ۱۲۳۳ھ) طبع ہوا ، اس کی ابتدا میں

قصیدہ شریفہ کے فوائد درج ہیں جو غالباً سید احمد صاحب ربیعہ شاہ رفیع الدین

کے مرثیہ ہیں ، ملاحظہ ہوں :

قصیدہ متبرکہ حضرت غوث اعظمین شاہ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کا

جو آپ نے عامتہ میذہبات میں زبان گوہر نشاں سے فرمایا ہے ، بہت خاصیتیں

رکھتا ہے :

اول : یہ کہ جو اس کو ہر روز گیارہ دفعہ پڑھے ، اللہ کا محبوب و مقبول ہو۔

دوم : یہ کہ جو اس کا ورد کیسے اس کا حافظہ ایسا ہو جائے کہ جو پڑھے یا

سنے ، یاد رہے۔

سوم : یہ کہ اس کے پڑھنے سے مرنے کی استعداد زیادہ ہو۔

چہارم : یہ کہ جس مقصد کے لئے چالیس روز پڑھے ، چلنے نہ گزرے کہ اس کا

مقصد حاصل ہو جائے۔

پہنچ : یہ کہ جو اس کو اپنے پاس رکھے اور ہر روز تین مرتبہ پڑھے اور ہر
پڑھناڑ جانتا ہو، دوسرے سے پڑھوائے اور چپٹے اور اعتقاد
سے ہر صبح کو اس کو دیکھے، انشاء اللہ تعالیٰ حضرت غوث الثقلین کو
خواب میں دیکھے اور اُمراء اور بادشاہ کا مقبول ہو۔

ششم : یہ کہ جس نیت اور مقصد کے واسطے پڑھئے مراد حاصل ہو لیکن چاہے
کہ اعتقاد درست ہو اور شروع سے پہلے کچھ شیرینی پرفاتحہ حضرت کی دے
اور پڑھنے سے پہلے یہ ورد و شریف پڑھے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ
الْعَبَادِ وَالْكَوْمِ مَنَّعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْهِ

نوٹ : اس ترجمہ کا سن طباحت اور ترجمہ کا نام درج نہیں ہے۔

۱۱۔ بشرح قصیدہ غوثیہ : از مولانا خواجہ احمد حسین خاں امروہوی مسیح

السلال (م ۱۳۶۱) خلیفہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہما اللہ تعالیٰ

شرح اردو شعر اور قصیدہ کا ترجمہ اردو اور فارسی اشعار میں ہے۔ یہ شرح

۱۹۰۸ء/ ۱۳۲۶ھ میں مطبع ریاضی امروہہ سے طبع و شائع ہوئی۔ ۷

۱۱۔ القصیدۃ النبویۃ نقاری القصیدۃ الغوثیہ : تالیف حضرت مولانا محمد عظیم

قادری نوشاہی علیہ الرحمۃ مسکن میر و وال ضلع شیخوپورہ دم ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۰۲ھ بمطابق
لاہور، سن طباعت ۱۳۲۲ھ۔

یہ شرح بھی اپنی نوعیت کی بے مثال شرح ہے۔ اس میں خاص خوبی یہ ہے کہ
حضرت غوث پاک کے جن جن فقرات کو مترجمین نے صرف دعاوی قرار دیا ہے،
فاضل حنف نے ان فقرات کو احادیث سے لفظاً و معنی اور آثار صحابہ و سلف صالحین
سے لفظاً صحیحاً ثابت کر رکھا ہے، قول یہ قول، عمل یہ عمل۔

یہ شرح عرصہ سے نایاب تھی اب اسے ہمارے دوست قاری محمد اسلم
سیحہ نوشاہی، ادارہ معارف نوشاہیہ، عظیمہ، مرید کے منڈی ضلع شیخوپورہ سے
طبع کر رہے ہیں جو مختصر مفید مشہور پر عبور گروہ جیسے کی انشاء اللہ تعالیٰ
۱۲۔ تحفہ محبوب جانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف شرح قصیدہ غوثیہ ۱۲
مولانا محمد نظام الدین حقانی ثم وزیر آبادی، صفحات ۳۲، سن تصنیف ۵۲ سن ۱۳۵۰
مطبوعہ لاہور۔

اس شرح کی کیفیت یہ ہے کہ قصیدہ کا پنجابی اشعار میں ترجمہ یا گید ہے اور اردو
میں توضیح کی گئی ہے اور آخر میں مختصر شرح لکھی ہے۔
۱۳۔ قصیدہ غوثیہ، منظوم اردو ترجمہ، از حاجی شمس الدین شائق ایندی،
عرفت شمس التہذیبی منوی لاہوری (م ۱۹۳۶)، صفحات ۸، بار اول ۱۹۳۰ء
میں کو اپریل ششم پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا۔
ذیل میں چار ایسے شروع و تراجم کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے مصنفین کے نام
اور زمانہ تصنیف معلوم نہیں ہو سکا۔

۱۳- شرح قصیدہ عبدالغادر ، قاہرہ دارالکتب ، ۹۱۰ زکیہ فارسی و مخطوطات

۱۳۴۲/۵ - لکھ

۱۵- شرح قصیدہ ، مجلس ۳۵۰۷/۵ - مورخ ۱۲۴۳ - لکھ

۱۶- شرح قصیدہ غوثیہ - مخزنہ پنجاب پبلک لائبریری نمبر ۴۲۲۰۲۹۷۰ - ۶۰

اوراق ۳۷ - لکھ

۱۷- شرح قصیدہ غوثیہ - مخزنہ کتاب خانہ گنج بخش دہلی پاکستان

اوراق ۴۴ ، نمبر ۲۹۰/۱۵ - لکھ

۱۸- شرح قصیدہ غوثیہ خطی فارسی ، اوراق ۱۵ - منظوم ترجمہ اور مشورہ شرح

۷۰ - لکھ

مجل سوانح حضور پر نور قطب الاقطاب غوث الثناء
 فرد الاحیاء قطب الکمل لاشرف غوث الاعظم الرفع
 غوث الثقلین غوث الکونین امام الفریقین عالم الراقی قطب
 الفرانی غوث الصمدانی محبوب سبحانی محی الدین ابو محمد عبد القادر

الحسنی والحسینی الجلیلانی قدس اللہ سرہما العزیز

مَقَالَةُ أُولَى

ولادت

آپ کا تولد ۱۲۸۷ھ میں قصبہ ملق پر گنہ جیلان میں (جب کہ آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر ساٹھ سال کی تھی) ہوا۔ اسی وجہ سے آپ بہ لقب جیلانی مشہور ہوئے۔

حقیقت میں اس عمر کی عصمت پناہ عصمت پروری بی بی سے قطب زمان کا پیدا ہونا **قَالَ رَبِّ اَنى يَكُونُ لِىْ غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَتْنِى الْكِبَرُ وَامْرَأَتِىْ هَاقِمَةٌ قَالَ كَذَلِكَ اللهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ** کی تصدیق ہے۔ آپ نے ماہ رمضان میں بزبانہ

شیر خوارى دن کے وقت کبھی والدہ ماجدہ کا دود نہیں پیا تھا۔ چنانچہ یہ واقعہ یہاں تک مسلم ہوا کہ ایک دفعہ رویت ہلال رمضان میں اختلاف واقع ہوا۔ لوگوں نے حضرت کی والدہ ماجدہ سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ آج آپ نے

دود نہیں پیا۔ سب نے یہ خیال کر کے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو حضرت دود پیتے روزہ رکھا یہ واقعہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ**

سابقہ ذکر عام نے کیا یا خدا یا مجھے کس طرح پڑھا ہوگا۔ حالانکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور سری سبوی یا پنجہ ہو گیا ہوں جو ملنے جوابدہ ہو گا۔ اگر وہاں کا حکم دسی طرح ہے۔ تعجب است کہ خدا تعالیٰ جس طرح چاہے کہ کتاب ہے پ ۲-۶۰

تہ سبحان اللہ عرض کیا گیا ہے کہ پروردگار (رمضان کا) جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا کہ تم روزہ رکھو۔

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ کا مطلب ہے۔

فِي الْمَهْدِ يَنْطَلِقُ عَنْ سَعَادَةِ جَدِّهِ أَثَرُ النَّجَابَةِ سَاطِعُهُ الْبِرُّ هَٰذَا

حضرت کا شجرہ نسب پدری یہ ہے۔

حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح رجبی دوست ابن عبداللہ
بن یحیی الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسی بن عبداللہ بن موسی الجون بن عبداللہ
المحض المجل بن الحسن المثنی بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
شجرہ نسب مادری یہ ہے۔

حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ کینت ام الخیر لقب امہ الجبار تھا۔ فاطمہ بنت
ابی عبداللہ الصومی الزاہد بن ابی جمال بن سید محمد بن سید ابی محمود بن سید طاہر
بن ابی عطایہ بن سید عبداللہ بن سید ابی کمال بن سید عیسیٰ بن علاؤ الدین بن
سید محمد بن سید علی العریضی بن الامام جعفر الصادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین
بن الحسین بن الامام علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

مَقَالَةٌ ثَانِيَةٌ

تعلیم

آنحضرت نے ابتدائی تعلیم اپنے مولد میں پائی۔ بعد ازاں ابو سعید الخدری
رحمہ اللہ اور میں مجتہد عصر تھے) والو بکر احمد بن المظفر بن سوس وغیرہ فضلاء نامدار
سے ظاہری و باطنی علوم میں کمال حاصل کیا۔ اور حماد الدباس کی صحبت سے
ستیفیض ہوئے

لے گہوارہ میں سعادت جہد کی کا انہماک رہا جو شرافت کا اثر نہایت ہی واضح ہے۔

۵۵۲ھ میں مجلس تلقین شہد ہوئی اور شہید عرفان و ہدایت سے یک عالم
کو سیراب فرمایا۔ جب ابو سعید المخزومی نے انتقال کیا۔ تو آپ اُن کی جگہ ۵۵۲ھ
میں مسند تدریس پر جلوہ گر ہوئے۔

حضرت کا سلسلہ طریقت یہ ہے۔

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی عن ابی سعید المخزومی عن شیخ الاسلام ابی
الحسن علی بن محمود البکاری عن ابی الفرج الطرسوسی عن ابی الفضل عبد الواحد بن
عبد العزیز التیمی عن الشیخ الکبیر العارف باللہ ابی بکر دلفین بن محمد الشبلی عن
سید الطائفہ ابی القاسم الجعفی البغدادی عن السری سقطلی عن المعروف الکرمی
عن داؤد الطائی عن حبیب المعجمی عن الحسن البصری عن الامام علی بن ابی طالب
عن ابن عجمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن امین الوئی جبرائیل علیہ السلام عن جبرئیل
لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

مقالہ ثالثہ

حلیہ مبارک

گندم گوں۔ منور رخسار۔ میانہ قد۔ سیاہ چشم۔ کشادہ پیشانی۔ دُہلا پستلا
رجم۔ مدور و بیہوشہ ابرو۔ بلند بینی۔ ماتھے پاؤں خوبصورت۔ ریش مبارک
گھنی اور لمبی۔ بلند آواز۔ چہرہ پر جاہ و جلال برستا تھا۔ لوگ دیکھ کر مڑ جاتے
تھے۔

لباس و سواری

فقہوں اور مجتہدوں کی طرح۔ درویش صفت باش و کلاہ ستری دار عمامہ

و عبا و چادر اور مٹے۔ لباس ہمیشہ قیمتی۔ نفیس اور پاکیزہ زیب تن فرماتے۔
بالعموم قاطر پر سوار ہوتے تھے۔

اخلاق و عادات

آپ بہت متواضع۔ سخی۔ علاء و طلباء کے دوست۔ فکر و ذکر میں مشغول۔
بروبار۔ شب زندہ۔ سجا بال دعوات۔ صادق الوعد۔ شریعت کے پابند۔
اوامر و نواہی میں غبور۔ اور سخت گیر تھے۔ خوفِ خدا سے اکثر روتے تھے۔ دل
آپ کا نرم اور زبان فصیح تھی۔ دین و ملت کے حامی۔ اپنے ہاتھ کی کمائی سے
روٹی کھاتے۔

مقالہ رابعہ

عبادت وزہد

شیخ عبداللہ بن ابی القحہ ہر دی روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت قدس سرہ کی
خدمت میں چالیس برس رہا۔ آپ ہمیشہ با وضو رہتے۔ اور اکثر ایسا ہوتا کہ صبح کی
نماز عشا کے وضو سے پڑھتے۔ ہر وضو کے بعد دو رکعت تحیت الوضو ادا کرتے۔
عشا کی نماز کے بعد ایک حجرہ میں تشریف لے جاتے۔ جس میں کوئی شخص نہیں
جاسکتا تھا۔ تمام رات نوافل و اوراد میں مصروف رہتے۔ اور صبح نماز کے لئے
باہر تشریف لاتے۔ رات کے وقت کوئی شخص آپ کے پاس نہیں جاسکتا
تھا۔ کسی وقفہ خلیفہ وقت کسی استدعا کے لئے رات کو حاضر ہوا۔ مگر صبح تک اس کو
باریابی نصیب نہ ہوئی۔ آپ کبھی کسی خلیفہ یا امیر کے پاس نہیں گئے خلیفہ وقت
کے احکام اگر خلاف شریعت ہوتے۔ یا کوئی عالم کسی عہدہ پر مقرر کیا جاتا تو منبر

پر خلیفہ وقت کو نصیحت کرتے جس کی تعمیل فوراً ہوتی رہ محمد کے دن جامع بخدا
میں آتے۔ بازاروں میں لوگ دورویہ صف بستہ زیارت و طلب دعا کے لئے
منتظر ہوتے۔ جب جامع میں قدم رکھتے تو ان کے ہاتھ پر بوسہ دینے کے لئے
چاروں طرف سے لوگ دوڑتے۔ اپنے لوگوں کے سامنے نہ کبھی تھوکانہ ٹھکانا نہ
ناک صاف کی۔ نہ جھانی لی نہ چھینکا۔ مگر ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت
بے اختیار چھینک لی چاروں طرف سے رَحْمَتُ اللّٰهِ تَعَالٰی کی آواز جامع
میں گونج اٹھی۔ خلیفہ وقت مستجد بام اللہ موجود تھا۔ بارگاہ حضرت غوث
الشفیقین میں لوگوں کی ارادت کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور اس کے دل پر خوف
طاری ہوا۔ باوجود اس قدر اتقا و ورع کے محض کایہ عالم تھا کہ شیخ سعدی
گلستاں میں لکھتے ہیں: شیخ عبدالقادر گیلانی را دیدند (رحمۃ اللہ علیہ) و حریم
کعبہ روئی بر حصا بنادہ بود و مے گفت اے خدا جنبشا۔ اگر مستوجب عقوبت مرا
وروز قیامت نامینا برانگیز تا در دئے نیکاں شمر سار بنیاشم۔ قطعہ
روئے برخاک بر عجز میگویم ہر سحر کہ بادے آید
اے کہ ہرگز فرامشت نہ کنم یسچت از بند و بادے آید

مقالہ خامسہ

اولاد

آنحضرت قدس اللہ سرہ کی اولاد انچاس نفوس تھے جس میں سے ستائیس
صاحبزادے اور بائیس صاحبزادیاں تھیں جن میں سے بموجب الولد و ستر

لا ینبذ۔ اکثر اولیاء و فضلاء تھے۔ مشہور یہ ہیں۔ شیخ عبد الرزاق۔ شیخ عبد الوہاب
 شیخ عیسیٰ۔ شیخ عبد الغفر۔ شیخ عبد الجبار۔ شیخ ابراہیم۔ شیخ محمد۔
 شیخ عبداللہ۔ شیخ یحییٰ۔ شیخ موسیٰ جنہوں نے حضرت سے تعلیم پائی۔

مَقَالَةُ سَادِسَةِ

جامعیت علوم

آپ ہر ایک علوم ظاہری و باطنی میں یدِ طولیٰ اور مجتہدانہ ملکہ رکھتے تھے
 خصوصاً فقہ حدیث تفسیر اور تصوف وغیرہ کے اس قسم کے دقائق و حقائق
 بیان فرماتے تھے۔ کہ دور دور سے نامور فضلاء حاضر ہو کر حلقہ درس میں شامل
 ہوتے۔ اور جس مسئلہ پر تقریر کرتے فصاحت و بلاغت شاربوتی تھی۔ عربی
 و فارسی دونوں زبانوں میں آپ کی تصنیفات کے جواہر آبادار ملتے ہیں۔ آپ کا
 مذہب حنبلی تھا۔ اور شافعی و حنبلی فقیہوں کے تقدار و امام تھے۔

مَقَالَةُ سَابِعَةِ

تصانیف

آپ کی تصنیف مختلف علوم میں ہے۔ اس میں سے مشہور کتابیں یہ ہیں۔
 غنیۃ الطالبین۔ فتوح الغیب۔ جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر۔ الفتح الربانی
 والفیض الرحمانی۔ کتاب عربیہ و فارسیہ قصیدہ خمزیہ جس کی شرح کی عزت اس
 عقیدت کیش کو عطا کی گئی ہے قصیدہ الباز الاشیب جس کی شرح انشاء اللہ تم

بعد میں دربار غوثیہ میں پیش کی جائیگی

مَقَالَةُ ثَامِنَةٌ

کراماتِ خوارق

حضرت قدس سرہ کی کرامات و کمالات اس قدر مشہور و معروف ہیں اور سینکڑوں کتابوں میں جمع کئے گئے ہیں کہ تفصیل و تشریح سے مستغنی ہیں میں اس شعر کو تفصیل کے لئے کافی خیال کرتا ہوں۔

حسنِ یوسف دہم عیسیٰ بدیعِ ناداری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مَقَالَةُ تَاسِعَةٌ

وفاتِ آنحضرت قدس سرہ

آنحضرت شنبہ کی رات، ۱۰ ربیع الثانی ۱۱۰۰ھ کو شہرِ نبیہ میں وصال پانچ بجے ہوئے۔ آپ کا آفتابِ فیضان ہمیشہ کے لئے ہم پر تاباں و درخشاں ہے۔

أَقَلَّتْ شَعْوَسُ الْأَوْلِيَاءِ وَتَشَوَّسْنَا أَبَدًا عَلٰی فَلَاكِ الْعَلَّامِ لَا نَعْنِيْكَ
آپ کے جنازہ میں شہرِ نبیہ اور اُس کے گرد و نواح دیہات سے ہزاروں آدمی شامل ہوئے۔ اور نمازِ جنازہ آنحضرت قدس سرہ کے صاحبزادہ عید الوہاب نے پڑھائی۔ اور مدرسہ ابوسعید الخدری میں (جہاں آنحضرت تدریس فرماتے تھے) مدفون ہوئے۔ اس وقت تک حضرت کا مقبرہ عجبا و ماوائے خلافت ہے۔

آنحضرت کی عمر اکاونے سال تھی۔ حقیقت سے آنحضرت کا سال تولد اور مدفنِ اہلبی سے وصال اور کپال سے تعدادِ سنین عموماً چھ ہے۔

فرمان عوث الاعظم

مَنْ اسْتَغَاثَهُ بِي فِي كُرْبَةٍ كَشَفْتُ عَنْهُ مَنْ
 نَادَى بِاسْمِي فِي شِدَّةٍ فَرَجْتُ عَنْهُ وَمَنْ
 تَوَسَّلَ إِلَى اللَّهِ بِي حَاجَةً قُضِيَتْ حَاجَتُهُ.

جو کوئی مصیبت میں مجھ سے زیاد کرے یا مجھ کو پکارتے
 تو میں اس کی مصیبت کو دور کر دوں گا اور جو کوئی میرے
 توکل سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا۔ تو
 اللہ کریم جل جلالہ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا۔

(قلائد الجواہر صفحہ ۳۶)

آداب تلاوت قصیدہ غوثیہ

قصیدہ غوثیہ پڑھنے کا آسان اور زود اثر طریقہ یہ ہے کہ کسی کابل سے اجازت سے لے کر نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد شرائط ضروری پاکیزگی بدن و لباس با وضو ہو کر خوشبو لگائے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورۃ اخلاص یعنی قل شریف پڑھے اور سلام پھیر کر دو گانے کا ثواب ارواح مقدس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت اور سلام آل اطہار، چہار یار و پنجتن پاک، دوازده امام، چہارۃ معصوم، ہفت ارواح، سلطان الفقر، مخصوصاً روح پر فتوح حضرت قطب بانی غوث سمدانی، شہزاد مکانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی، کو بخشے، بعد دس بار یہ درود پاک پڑھے **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰی آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَوَلَدِهِ** الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اس کے بعد گیدہ باریہ درود پاک پڑھے **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَلِكْرَمِ وَمُنْبِغِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحُكْمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا**،

تین بار قصیدہ غوثیہ پڑھے۔ ہر ایک مشکل دینی و دنیاوی کے واسطے اکبر
 کا حکم رکھتا ہے۔ بعدہ گیارہ بار احضر و یا مالک الارواح
 المقدس والحق نور مطلق مشہود علی الحق شاہ
 شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً باللہ امددنی باذن اللہ ،
 امددنی فی سبیل اللہ پڑھ کر کلمہ طیب کی تین ضربیں دل پر لگائے۔
 اور مراقب ہو۔ غوث الثقلین فقیر کی استعداد کے موافق قلبی روحی ہماری
 یا نوری وجود سے حاضر ہو کر وہم دلیل اور الہام دیں گے۔ ایک مخصوص
 خوشبو یا عین الہیاتی ظاہر ہو کر کار بستہ کی کثافت فرمائیں گے ، انشاء اللہ
 اگر کوئی فقیر سید عبدالقادر جیلانی رحمہ کے تصور سے قصیدہ غوثیہ کو دم
 بادم قلب باقلب ، روح باروح ، ہر باہر ، نور بانور پڑھے گا۔ الہی قوت
 سے سرفراز اور اسرار عجیب سے با توفیق ہو گا۔ وما توفیقی الا باللہ

قصیدہ غوثیہ تصنیف لطیف شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

سَقَاَنِ الْحُبِّ كَأَسَاتِ الْوَصَالِ
فَقُلْتُ لِحَمْرِي نَحْوِي تَعَالِ

عشق الہی بھر بھرمیوں وصلوں جام پائے
پھر کہا میں اس خمر نوں میں دل دھری آئے
یا شاہ جیلاں شیخا اللہ مینوں وصلوں جام پائو
الف اللہ چنبے دی بونی میرے مریچ مرشد لائو
بخش پالے عشقے والے وصل توحید کرائو
دیا وحدت و چہ غوطہ دے کے نوری رنگ لائو

فائدہ : اول آخر درود پاک پڑھے۔ بار بار تلاوت کرے۔ قلب میں لطیفہ عشق بیدار ہو
بجسے بھر معشوق قرار نہ ہو۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُؤُسٍ
فَهَمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

بھرے پیالے عشق خماروں میں لڑے
اپنی مستی دے رنگ رنگے جگ چوندے سارے

يا عبد القادر شيا لله تسال عشق شراب والی
بھر بھر جام وصل دے پیون آلی ہو رموالی
شام میں وی منگتی تیری ہوئی آن سوالی
بھولی میری بھرے مرشد دامن کھ نہ خالی

فائدہ: اول آخر درود پاک پڑھیں، روزانہ عوث الثقلین کے حضور استمداد
کے لیے متوجہ ہوں شراب معرفت کا نشہ نفس کو مغلوب اور قلب کو
محذور کر دے گا۔

۴۲
فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُؤَا
بِحَالِي وَاذْخُلُوا ثَمَّ رِحَالِ

پھر کیا میں قطباں تائیں اٹھو کر وتیاری
حال میرے وجہ داخل ہو کے فرج ہو کر رہی

یا قطب الہ شیناً للہ تہا نون قطبان دی سرداری
سارے قطب لازم تیرے شکر تیرا بھاری
میں وی کو بھی کلمی تیری ڈاہڈی او گنہاری
چاکر تیرے کتیاں دی شالا توڑ نیچے ایہہ پاری

فائدہ : بکثرت قیامت سے تادری نسبت مکمل اور درجات بلند
ہوں گے۔

۴۳
وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِيْ
فَسَا قِي الْقَوْمِ بِالْوَا فِي مَلَا لَ

ہمت نال شراب وصل دی پیچھے لشکر سارا
ساتی روز ازل دے مینوں بخشیا جام ہے بھارا

یا فضل الہ شینا اللہ اے ساتی فیض خدا دے
سب لبیاں نوں بس دی مستی مینوں ادا جام بلا دے
حشر تکینٹ جاوے مستی ایسا مست الستی دے
ساتی کو تر دے ہتھ شاہا میری ہاتھ پھڑا دے

نامدھ : بار بار تلاوت سے معرفتِ الہی حاصل ہوتی ہے ۔

شَرِبْتُمْ فَضَلَّتْ مِنْ بَيْدِ سَكْرِي
وَلَا نِلْتُمْ عَلْوِيَّ وَابْتِصَالِ

سانوں شوق شرابوں مستی تان چیا پیتا بھائی
اعلیٰ اقبال میرے تک پہنچ نہ سکا اکائی

یا نورِ الہ شیعاً للہ تہانوں کی خاص نوروں
روزِ ازل توں لکھاں رہیاں پہلوں چھتہ نوروں
بچی شراب ساڈی پوین کامل آکے دوروں
مینوی وی اک قطرہ کجستو پاک محمد نوروں

فائدہ : دین و دنیا کے مقامات میں سر بلندی کے لیے اس شعر کی تلاوت
اکبر کا حکم رکھتی ہے، اول آخر دھوپ پاک پڑھیں،

۴۵
مَقَامُكُمْ عَلَىٰ جَمْعًا وَلَكِنْ
مُقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

تساں سبھاں نے بیشک فائقوں علی رتبے پائے
میرا مقام ہے سب لوگوں عالی کوئی نہ اچھے جائے

یا اللہ شہیدِ اللہ تھا و ارتبہ سب بھتیں بھاری
غوثِ قطب سب ارے اریمے عاجز نورانی
فیضِ فضل و احشمہ ذاتی، ہر دم تیرا جاری
دیہ اک قطرہ نورِ الہوں عرصِ کسے دکھیا ری

فائدہ : یہ شعر پہلے شعر سے ملا کر پڑھا جائے، تو زیادہ
مفید ہے۔

أَنَا فِي حَضْرَتِ التَّقَرُّبِ وَحْدِي
يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

وحدت دی تقریب کے اندر میںوں سدا حضور
ہر دم حال ترقی ہوئے اللہ دی منظوری

یا شاہد الہ شیناً للہ تاں وچ حضور لگانے
عینوں عین کمال جمالوں وحدت پیمانے
آون پیون جام توحیدوں عاشق مست دلوانے
وہیہ اک جام عشق و اشاہا پہچاں لاسکانے

فائدہ ۱: اس شعر کی بکثرت تلاوت سے توحید حضور ہی اور رب
ذو الجلال کی خاص منظوری حاصل ہوتی ہے۔

أَنَا الْبَازِيُّ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اعْطَى مِثَالِ

میں شہباز سفید نورانی کبھی شیخ بہترے
دنیا دے اولیا وال اندر کیڑا مثل ہے میرے

یا باز اشھب شیئاً للہ سن غالب شاہ پرواز
عالم قدس داہر چھپی گردایتیری راہ دا
ہر اک ولی ولایت اندر طالب حلوی شاہ دا
میں وی آن سوالی ہو یا کرم دی اک نگاہ دا

فائدہ : اس شعر کی تلاوت سے طائر ذکر و فکر بند پرواز ہو کر فقیر غالب اللہ دلیا
ہو جاتا ہے ۔

کَسَانِي خِلْعَةً يَبْطِرَا زِعْزَمِ
وَتَوْحَجْنِي بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

رب نے مینوں خلعت بخشی نا لے عزت بے
تاج کمالی سر تے دھریا دتی حق سُداری

یا آیت الہ شیعاً للہ تینوں رب سردار بنایا
خلعت خاص حضوروں بخشی اُتے ذاتی اسم لکھایا
عشق الہی چولا زنگیا کلمہ تاج پہنایا
دیہہ صدقہ اس تاج و اشاہ میں منگتا ہوا یا

فائدہ : اس شعر کی بکثرت تلاوت سے دین و دنیا کی حمد و ثناء
پوری ہوتی ہے۔

۲۹
وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرِّ دِينِي
وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالَ

سرقدیموں واقف کیا میںوں اللہ باری
جو منگاں سو دیئے میںوں میری من اساری

یا سر آ کہ شیاً للہ تیں واقف کل اسرار
یا عبد العاد امر قدیری جگچ پین پکاراں
اعظم شانی شان تاڈی جان لوگ ہزاراں
راہ بغداد و پچ کھڑی پکاراں لتوتی دیاں ساراں

فائدہ ۱: اس شعر کی تہمت سے انسان سستی و اناسرہ کے راز کا
مشہور ہوتا ہے۔ الحدیث، من طرف نفسه فقد عرف ربه
من طرف نفسه بالفناء فقد عرفه بالبقاء،

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا
وَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

سائے قطباں اتے سیوں ب سرشار بنایا
ہر حالے وچہ ہرزمانے میرا حکم چلایا

يَا امْرَاةَ شَيْئًا لِلَّهِ اے شہباز لاہو مکانی
تیری مثل نہ کوئی ہو یا نہ کوئی تیرا ثنائی
اللہ غالب قادر کیا تیرے نوکر کل مہمانی
ملک تقا وچہ داخل کر دے مکے کوڑ کھانی

فائدہ: اس شعر کی بکثرت تلاوت صاحب امر بنیادیتی ہے۔

فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارِ
لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ

جے کر ٹھاٹھ سمندر تائیں میں ایہہ بھیتوں
خشک ہووے سب پانی اُسدا اٹے بنواں

یا سترِ آلہ شینا للہ سانوں وان کرو سرکاری
وحدت مے وریا داموتی جتھے عاشق لاؤنداری
ہا حوتیت ہو واجامہ اسم اللہ دی یاری
جس جلوے دی تاب جھلے ٹھاٹھ سمندر بھاری

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالٍ
لَذَكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

جے میں ستر قدیمی ظاہر کئے پہاڑ تے کروا
ہمیت نال ہو کر ٹرے ڈھنڈا ریت جاند اورا

یا نور مطلق شیاً للہ تاں عینوں عین عیانی
سخنِ اقرب رمزِ تاوی جلوہ اعظمِ ثانی
تاج فقر و اخلاعت ذاتی فقر و فخرِ ثانی
راز فقر و انجوشِ ذاتی عرض کرے دیوانی

فائدہ : اس شعر کی بکثرت تلاوت سے فقیر میں ہمیت جلالی پیدا ہو کر
ہر چیز اس سے خوف کھانے لگتی ہے

وَالْقِتِّ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ
لَخِمْدَتٍ وَأَتَطَفْتُ مِنْ سِرِّهَا

نار اتے جے ظاہر آکھاں راز اپنا اک واری
سرو ہو کے نابود ہو جائے اک سمجھے ایہہ ساری

يَا حَقِيقَتِ الْحَقِّ شَيْئًا لِلَّهِ تَهَادِي نَحْشٍ بَاهِجٍ شَارِ
نُورِي قَطْرَةَ رَحْمَتٍ اِزْ لِي نَحْشٍ لَكْهُ هَزَارِ
بَارِشِ رَحْمَتٍ يَحْتَمِلُ كَجْجِ جَاوَنٍ رِزْخِ دِي سَبَارِ
مِيسِ دِي لَفْسِ جِلَانِي آيِي لَمَوْتِي دِيَا سَارِ

فائدہ: اس شعر کی ہر اکر تلاوت سے وجود میں موجود نفانی و
شیطانی آگ سرد ہو جائے گی۔

۵۲
وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مِيتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالَى

بہتر میرا جے مرے اتے ظاہر صادر ہووے
حکم خدا میں میت اس دم زندہ ہو کھلووے

یا نطل آکہ شیئاً للہ تاں مالک بحر و برے
مُ باذنی حکم اللہ تھیں مرے زندہ کرے
مالک الزُّوحاں لقب تاساوا وقت ذاتی برے
میں روحانی مردہ آیا شاہا نظروں رحمت کے

فائدہ : بار بار کی تلاوت اور دربارِ نقشبۃ سے استمداد کرنے پر، تزکیہ نفسی،
حیات قلبی، تجلیہ روح و بہتر ہو کر باطنی وجود زندہ ہو جاتا ہے۔

۵۵
وَمِنْهَا شَهْوَرٌ أَوْ دَهْوَرٌ
تَمُرٌ وَتَنْقِضُنِي إِلَّا آتَانِي

ہر مہینہ ہر زمانہ جو دنیا و چہ آندا
لے اجازت مسیتوں آوے حق سچ اکھ سنا

یا فرمان الہ شیعاً للہ میں اکھان نال فخر دے
نوری، ناری، خاکی، آبی ساے تیرے برے
ڈرے ڈرے ہر شے اوپر اوہ حکومت کھڑے
نال محمد عربی جہیڑے عہد و فاد اکروے

فائدہ اس شعر کو دوسرے شعر کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے علم لدنی حاصل ہوگا۔

وَتُخَبِّرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِي
وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرْ عَن جِدَالِ

جو کچھ ہووے ہو نا ہووے مینوں آن تباہے
غیبوں علم الہی مینوں اینویں جاہل جھگڑا پائے

یا شاہد الہ شہیداً للہ تاں ذاتی شیشہ پایا
ماضی حال تے مستقبل و احسن و یرح علم سہایا
ذاتوں غیب نہیں کچھ ہوندا اینویں جاہل جھگڑا پایا
قلب منور شیشہ کرے میں منگتا ہو آیا،

فائدہ : بار بار کی تلاوت سے علم لدنی حاصل ہوتا ہے۔

۵۷
مُرِيدِي هُمْ وَطِبَ وَاشْطَحَ وَغَيَّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَإِلَيْكُمْ عَالِي

خوش توں ہو مریدا میرا یا تینوں بے پرواہی
جو چاہیں سو کریں ہمیشہ میں تیرا ہمسرا ہی

یا غوث الاعظم شیعاً للہ تہاں ڈبے بڑے تارے
چوراں تائیں قطب بنایا لکھاں کدھی چاہڑے
شوہ دریا وچ پہنچو مدد طالب جہاں بکارے
بیڑا آکیراں وچہ بھیا میراں کرے پارا تارے

فائدہ ہر قسم کے استداد دینی و دنیاوی کے لیے اس شعر کے بعد یا غوث الاعظم
شیعاً للہ امدادی فی سبیل اللہ کا وظیفہ بہت مفید ہے۔

مُرِيدِي لَا تَخَفَنَّ اللَّهَ رَحِيًّا
عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

سنو مریدو! خوف نہ کرو اللہ میرا ہویا
عالیٰ تہ نہ بخش الہوں میرا ہو کھلویا

یَا مُرْشِدَ شَيْئًا لِلَّهِ تَهَانُونَ مَحْشُوشٍ خَاصِّ الْكَلْبِ
مُرِيدِي لَا تَخَفَنَّ اللَّهَ رَحِيًّا
لَوْ لَكِيَّانِ دِي لَاجَ تَسْأَلُونَ أَجْ خَوْفِهَا نَمَكَانِي
عَيْنُونَ عَطَا هُوَ جَاوِي قُلُوبُونَ وَرَسِيَا هِي

فَاللَّهُ : مریم کے خوف پر بتانی میں اس شعر کے ساتھ یا عِزُّهُ الْأَعْظَمُ اَمَدَدَنِي بِأَوْنِ اللَّهِ
اَمَدَدَنِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَافِطِيفَةً كَرَّمَ مُرِيدِي لَا تَخَفَنَّ اللَّهَ رَحِيًّا اَمَدَدَنِي بِأَوْنِ اللَّهِ الْأَعْظَمُ

۵۹
طُبُونِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاوُسَ السَّعَادَةِ فَتَذَبَّ إِلَى

میری شہرت دے تقارے و جن و چ جہاں
پوشا پوش کرے خوش بختی اندر زمیں آسمان

یا سخی سلطان شیناً للہ تیرے منگتے کھڑے دوارے
تیری شان دے جھنڈے جھولن لہندے چڑھدے سارے
خوش بختی تے شہرت والے و جن پتے تقارے
نظر کرم دی کر یو مرشد اسان باہجہ نصیبان

۴۰
بِلَادِ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي
وَوَفَّتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَانِي

اللہ دے ہر شہرے اندر جاری حکم اسٹا
وقت ازل بھتیس پہلے ہو یا صافی حال آمادہ

یا امر الہ شیاً للہ تہانوں بھنشی رب برتری
اللہ دے ہر شہرے اندر حکم تہا اجاری
امر تہا امردا خاص اللہ دی باری
ذاتی اسم خدا و انجست فضل کرے رب باری

فائدہ : تعوت روحانی کے لیے یہ شعر اکبر کا درجہ رکھتا ہے۔ غوث الاعظم

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا
كَخَزْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ انْتِصَالِ

نظروں ملک اللہ دیکھتے ہر اک خاص و عامی
وانے ارہوں جتنے سارے کرتے ہو رہتمامی

یا کابل مُرشد شیعاً لِلَّهِ تَسَا عَشَقُوں و سَت پائی
ہر شے وانے ارہوں جتنی نظرت انوں آئی
نظر تاوئی نظر خداوی جانے کل حسدائی
اوہا نظر بصیرت بختو رو رو ویاں دُھائی

فائدہ : بار بار کی تلاوت سے کائنات کی حقیقت عیاں ہو جاتی ہے ۔

۶۲
دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِ

علم دے اتے عمل کمایا تاں میں قطب کہایا
فضل خدا واسطہ ہوا ہر مطلب نول پایا

یا عالم باللہ شینا للہ تاں شرع تھیں کچھ پایا
شرعیّت دی بنیاد دے اتے عشق محل بنایا
فضل خدا بھتیں عمل کما کے قطبی رتبہ پایا
من لدنا رشد خاطر اسان دی سیس جھکایا

فائدہ اس شعر کی تلاوت سے سعادت ازلی اور علم و عمل کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

رَجَائِي فِي هُوَ أَجْرُهُمْ صِيَامٌ
وَفِي ظُلْمِ اللَّيَالِي كَاللَّيْلِ

دنیا عجبی توں سب صائم میرے طالب جانوں
راتیں چمکن موتیاں وانگوں نوری رنگ کھانوں

یا دائم صائم شیناً اللہ طالب تیرے سارے
عجبی دنیا ول نہ دیکھیں ذاتوں کرن نظارے
سدا حضوری نور و نوری راتیں چمکن تارے
میتوں وی رنگ نوری بخشو بزدن پارا تارے

فائدہ ، اس شعر کی کثرت تلاوت سے باطن چمکے لگتا ہے۔

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَوَلِيٌّ
عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بِذَرِ الْكَمَالِ

ہر اک ولیٰ لہ قدم وچہ بکر توحید دے وڑیا
بدر کمال نبی دے قدمی میں ہاں منزل چڑھیا

یا نور الہ شیعاً للہ تھاڑے وچ لاہو دے ڈھیے
جام توحیدوں بھر بھر پیون جہیڑے طالب تیرے
قدم شریعت عشق محمدؐ نوروں نور بسیرے
سدا حضور می ہووے شاہ چاہڑی تیری دے بڑے

فائدہ : اس شعر کی تلاوت زبان کن ہو کر اسم اعظم کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ قولہ تعالیٰ
وَإِذَا أَرَادَ شَيْءٌ أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ جس سے تمام کام اکیلا ارادہ اور ایک قلم سے ہی
سرا انجام ہو جاتے ہیں۔ عِلْمٌ مِّنْ عِلْمِ جَسَدِ جَانَا اِیْزِ جَانَا۔

مُرِيدِي لَا تَخَفَنَّ وَاشْفَايَ
عَزُومَ قَاتِلٍ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے مرید! بخوف کریں عظام تے بدخواہوں
میں ہاں قاتل سیف اللہ واسرکٹان بدراہوں

یاسیف اللہ شینا اللہ میں دوتیاں بہتیاں
ہو مغلوب حیران دیوانی درشاہاں آیاں
اج لشکر چڑھن بغداد توں ورو دیاں ہایاں
عزوم قاتل عین القاتل مدوقا ورسائیاں

فائدہ اگر دشمنوں نے تنگ کر رکھا ہو کوئی چارہ نہ ہو تو اس شعر کی تلاوت
اور وسیت سے غوث الثقلین سے استمداد کریں۔ دشمنوں کا قلع قمع ہو جائے گا۔

أَنَا الْجَبَلِيُّ مُحْيَا لِدِينِ اسْمِي
وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ

محی الدین نام ہے میرا تے خاص جیلان ٹھکانا
جھنڈے میری شان دے جھولن اوپر فرق پہاڑاں

یا محی الدین شیخاً للہ تاں پاک سول کے پیارے
وارث شان لولاک نبی دے دین کے خاص سہارے
شان تاؤمی اللہ جانے کیہہ جانن اوگن ہارے
گندی مندی لڑ لگی دے کر یو پار اتارے

فائدہ۔ اس شعر کی تکرار کے ساتھ یا سید یا جیلی یا محی الدین پڑھ کر

استغفار کریں۔ دین و دنیا میں بے سر بلندی حاصل ہوتی ہو۔

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخَدَّعُ مَقَامِي
وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ

میں ہاں آل امام حسن بن علی مخدع خاص مقامی
میرے قدم ہر شخص کے گردن کی تھامی

یاسیدی شیئاً للہ تھا ڈار نے شان دھایا
آل بنی اولاد علی نوری پھل حسین داجایا
ہر اک ولی ولایت اندر قدمی سیس جھکایا
نازوں قدم دھرو سر میرے اسان فلک پہ پایا

فائدہ - اس شعر کے ساتھ یا عبد القادر شیئاً للہ کا وظیفہ حصولِ نعمت و
دوستی کے لیے اکیر ہے - تفسیر یہ ہے حضور شاہ جیلو کا قدم اپنی گونہ پر رکھیں۔

۶۸

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ أَسْمَى وَحَبْدِي صَاحِبِ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

نام مشہور ہے عبدالقادر قادری مثالی
نانا پاک محمد سرور صاحب عین کمالی،

یا عبدالقادر شفیاً للہ تہانوں ذاتوں قدرت بھاری
نائب پاک رسول بنایا جانے خلقت ساری
قدرت فیض تیرے دچشمہ روز حشر تک جاری
الطاف دے حاضر ناظر سائیاں مہیہ دیدار اکاری

فائدہ، حضور پاک کی رحمت خاصہ اور عین الکمالی کی نظر کیا حضور غوث الثقلین کے

طفیل طلب کریں اور کہیں اغثنی یا رسول اللہ یا حیات النبی اللہ فرمادیں ہجرت

شیخ سید عبدالقادر جیلانی امداد کن امداد کن فی سبیل اللہ

صنور کے گیارہ اسماء جو حل مشکلات کے لیے پڑھے جاتے ہیں۔
قصیدہ کے اول آخر پڑھیں۔

- (۱) یا سید محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی امر اللہ
- (۲) یا شیخ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی فضل اللہ
- (۳) یا ولی محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی امان اللہ
- (۴) یا مسکین محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی نور اللہ
- (۵) یا غوث محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قطب اللہ
- (۶) یا سلطان محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی سیف اللہ
- (۷) یا خواجہ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی فرمان اللہ
- (۸) یا مخدوم محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی برہان اللہ
- (۹) یا مدیش محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی آیت اللہ
- (۱۰) یا بادشاہ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی غوث اللہ
- (۱۱) یا فقیر محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی شاہد اللہ

الله

محمد



کتابتہ گوہر قلم سلطانی حسب الامر و فیض الطالحین
سروری سلطانی

اپریل
۱۹۰۶ء

اختتامیہ

بحمد اللہ قصیدہ غوثیہ شریف اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ بظہل
 غوث الثقلین و قصیدہ ہذا اللہ محمد کا نور عطا فرمائے اور حضرت
 جنہوں نے اس رسالہ کی طباعت میں حصہ لیا کو دین و دنیا کی نعمتوں
 کے نذرانے عطا فرمائے۔

خصوصی دعائیں و شکر یہ حضرات فقیر سلطان احمد، ریاض احمد
 پرویز احمد اور آفتاب احمد قادری سروری سلطانی جنہوں نے اس کی
 تکمیل کے لیے تھک و دوک کی۔ نظر ثانی کے لیے فقیر صاحبزین قادری
 سروری سلطانی اور کتابت کے لیے جناب خورشید عالم گوہر قلم کا خصوصی
 شکریہ، اللہ رب العزت جزا دے۔ ہدیہ قصیدہ غوثیہ بحضور جناب
 غوث الثقلین بعد عجز و نیاز پیش ہے۔ کہ قبول افتد ہے غوث شرف
 خاکپاتے فقرا، فقیر الطاف حسین ایم اے الیل بی
 قادری سروری سلطانی،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْقَائِمِ
عَلَيْهِ
الْمِنْهَاجِ
يَا سَيِّدِ

بجیلانی